ایوانِ بالا (سینیٹ) میں اظہارِ حق و اتمام حجت

- ★ نفاذ شریعت اور حکومت کی منافقانہ پالیسی
- ★ شریعت بل، وزیر مذہبی امور اور نشریاتی ادارے
- ★ مولانا سمیع الحق کی اہم تحریک استحقاق اور حکمرانوں کا مذموم رویہ
- ★ نوکروڑ مسلمانوں کے جذبات سے تمسخر
- ★ علماء حق کا اظہارِ حق و اتمام حجت

ایوان بالا (سینیٹ) میں معرکہ حق و باطل اور علماء حق کے اظہارِ حق و اتمام حجت کی مندرجہ ذیل رپورٹیں سینٹ سیکرٹریٹ کے ریکارڈ سے حاصل کی گئی ہیں۔ پہلا مباحثہ ۱۱ اکتوبر ۸۶ء ۵ بجکر چالیس منٹ پر ہوا۔ اور دوسرا ۱۳ اکتوبر ۸ بجکر تیس منٹ پر ہوا!

مولانا سمیع الحق | میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مورخہ ۲ اکتوبر کو وزیر اعظم کی مداخلت پر شریعت بل کے بارے میں حکومت کی جانب سے بذریعہ ٹیلیگرام اور دیگر ذرائع مذاکرات کی دعوت متحدہ شریعت محاذ کے رہنماؤں محرکین اور بعض معزز جج صاحبان اور رکن اسلامی نظریاتی کونسل کو دی گئی۔ مگر اسی رات ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر خبرنامے میں جس انداز سے یہ خبر نشر کی گئی اس میں نہ صرف یہ تاثر دیا گیا کہ علماء نے از خود جناب وزیر مذہبی امور سے ملاقات کی بلکہ یہ کہا گیا کہ ملاقات میں موجود علماء نے حکومت کی طرف سے کئے گئے اسلامی اقدامات کی تعریف کی۔ ان اسلامی اقدامات اور ان کے اسلامی اقدامات کو سراہا نیز جس مقصد یعنی شریعت بل کے لئے یہ مذاکرات منعقد ہوئے تھے خبرنامے میں اس کا ذکر نہیں تھا۔ اس خبر سے عوام میں غلط تاثر پھیلنے کی وجہ سے استحقاق مجروح ہوا ہے براہِ کرم اسے زیر بحث لایا جائے۔ جناب والا۔ اس خبر کو بالکل قطعاً حقائق کے منافی نشر کیا گیا ہے۔ صورت حال یہ تھی کہ جناب وزیر اعظم کے مشورے سے ہم نے یہ طے کیا کہ سینیٹ سے باہر ہم کسی اچھے نتیجے پر پہنچ جائیں۔ اور افہام و تفہیم سے کوئی راستہ نکل آئے۔ چنانچہ شریعت بنچ کے دو جج صاحبان اور نظریاتی کونسل کے ارکان اور قومی اسمبلی اور سینیٹ کے ارکان، جناب وفاقی مذہبی امور کے ساتھ مذاکرات کے لئے ان کی دعوت پر آئے اور مسئلہ شریعت بل ہی کا تھا۔ وہاں کسی نے یہ نہیں کہا کہ ان بڑے بڑے جید علماء نے جن کے نام بھی خبرنامے نے دئے۔ اس نے حکومت کے اسلامی اقدامات کی تعریف کی۔ گویا یہ چند درباری ملّا ہیں اور آنریبل جناب شیخ الاسلام حاجی سیف اللہ صاحب (ا ستنہزاءً) کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے تھے اور ان کو

مبارک باد دی کہ آپ نے بالکل اسلام کا جھنڈا سربلند کر دیا۔ یہ صورت قطعاً نہیں تھی نہ شریعت بل کے بارے میں کوئی ذکر ہوا خبر نامے میں، نہ مذاکرات کے بارے میں کہ یہ مذاکرات تھے اور دونوں طرف سے افہام و تفہیم کی کوشش کے سلسلے میں بلائے گئے تھے۔ تو اس بارے میں عوام میں لازماً ایک خطرناک اور غلط تاثر پھیل گیا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ٹیلی ویژن کا بھی نقصان نہیں ہے کہ جناب حاجی سیف اللہ صاحب نے جو پریس ریلیز لکھا اور ان کو فراہم کیا۔ انہوں نے اس کو نشر کیا۔ اس طرح پورے ان ارکان کی جو اس اجلاس اور مذاکرات کی مجلس میں شریک تھے ان سب کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

مولانا سمیع الحق | جناب چیئرمین صاحب۔ ہمارے آنریبل منسٹر صاحب میرے لئے کئی وجوہ کے لحاظ سے نہایت واجب الاحترام بزرگ ہیں۔ میں اتنی گذارش کروں گا کہ انہوں نے جو خبر کا متن پڑھ کر سنایا ہے اس سے میری تینوں باتوں کی تصدیق ہو گئی ہے۔ میں نے یہ گذارش کی تھی کہ یہ مذاکرات تھے کوئی ملاقات نہ تھی کہ وزیر صاحب کی خدمت میں علماء آئے تھے اور یہ شریعت بل کے بارے میں تھے اور اس میں حکومت کے کسی اسلامی اقدام جو بزعم خود ان کا خیال ہے جب کوئی اقدام شریعت کے لئے ہے ہی نہیں تو ہم تعریف کیا کرتے۔ یہ تو تینوں باتیں انہوں نے خبر پڑھ کر سنائی۔ اس میں ثابت ہو گیا کہ اس میں الفاظ قاضی صاحب نے سنا دئے کہ انہوں نے اس حکومت کے اسلامی اقدامات کی تعریف کی اور ملاقات کی۔ اگر قاضی صاحب مجھے بتا دیں کہ اس میں مذاکرات کا ذکر ہے یا شریعت بل کا ذکر ہے تو میں کہہ سکوں گا کہ حقائق کو مسخ نہیں کیا گیا۔ ایک تیسری بات اب مجھے قاضی صاحب کے بیان سے واضح ہوئی۔ کہ اب تو یقیناً میرا استحقاق مجروح کیا گیا ہے۔ وہ یہ کہ قاضی صاحب نے فرمایا کہ اس میں مولانا سمیع الحق کا تو ذکر ہی نہیں ہے، میں نے اس نکتے پر تو غور ہی نہیں کیا تھا کہ مجھے تو بیچ ہی سے حذف کر دیا گیا ہے۔ اب وہ خود سوچ رہے ہیں کہ میرا نام کیوں نہیں آیا۔ میں تو آخر تک میٹنگ میں تھا۔ اور حاجی سیف اللہ صاحب کو میری اس دن کی بات چیت انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک یاد رہے گی۔ اب قاضی صاحب سے انکشاف ہوا کہ خبر میں میرا نام ہی گول کر دیا گیا۔ کیا اب بھی استحقاق مجروح نہیں ہوا؟

مولانا سمیع الحق | لیکن اب یہ بات معلوم ہوئی کہ میرا نام ہی اس میں نہیں آیا۔

جناب قاضی عبدالمجید عابد | اگر ان کی یہی منشا ہے تو آج پھر ان کے نام کا بھی ذکر کر دیں گے؟

جناب قائمقام چیئرمین | کیا آپ اس کو پریس کرتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق | بالکل پریس کرتا ہوں۔

مولانا سمیع الحق | جناب چیئرمین۔ اس کی صورت حال یہ تھی کہ جس وقت آپ نے کمیٹی کو ریفر کر دیا اور ایوان نے اکثریت سے تجویز منظور کر لی۔ اس کے بعد ہم نے اپنے جذبات ظاہر کئے اپنے دلائل سنائے اور ہم نے اعلان کیا کہ ہم کمیٹیوں سے مستعفی ہیں۔ حضرت قاضی صاحب نے ایک لمبی چوڑی تحریر پڑھ کر سنائی تھی اپنے دلائل کے ساتھ تو

آپ نے ایک جملہ کہا کہ اس ساری بات چیت کا کارروائی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

مولانا سمیع الحق | پوائنٹ آف آرڈر۔ ایک گذارش بہت ضروری ہے۔ آپ نے اب بھی فرمایا تھا کہ کسی تحریک استحقاق کو ذرا تاخیر سے دیر سے داخل کرنے سے بھی وہ مسترد کر دیا جاتا ہے۔ تو آج ہم دونوں کا قاضی صاحب اور میرا ایک نہایت ہی اہم ترین تحریک استحقاق ہے روزانہ اس کو کئی کئی دن کے لئے ٹال دیتے ہیں ہم نے بارہ بجے وہ تحریک استحقاق داخل کیا ہے۔ اس کو رولز کے مطابق سامنے لائیں میرا اور قاضی صاحب کا تحریک استحقاق سامنے لائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | مولانا صاحب ویسے ہیں ....

مولانا سمیع الحق | وہ کہاں گیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | آپ میری گذارش سنیں۔ میں نے لا منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کی تھی اور میں نے آپ سے بھی یہ کہا ہے کہ حکومت واقعات سے باخبر ہو جائے تو وہ سامنے آجائے گی۔ اگر رولز کی بات ....

مولانا سمیع الحق | اس کے بارے میں نہیں ہے وہ تو میں نے کراچی کا مسئلہ اٹھایا تھا۔ ایک اور تحریک استحقاق ہے جو شریعت بل کے متعلق ہے۔ میں نے آج داخل کی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | تحریک استحقاق ایک دن میں ایک ہی آسکتی ہے

مولانا سمیع الحق | میری تحریک استحقاق تو نہیں آئی۔ وہ تو پچھلے دن کی آپ نے ملتوی کر دی تھی۔ آنریبل منسٹر صاحب نہیں تھے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | چلو میں فائل منگوا کر دیکھ لیتا ہوں۔

مولانا سمیع الحق | ہاں حضرت دیکھ لیں۔ اس پر ہم سب کا دارومدار ہے۔

مولانا سمیع الحق | حضرت آج ہم نے جمع کرائی ہے۔

مولانا سمیع الحق | جناب چیئرمین صاحب آپ وہ ذرا تحریک استحقاق منگوا لیجئے پھر اس کے بعد یہ بات چلے گی وہ تو سینٹ میں کئی گھنٹے پہلے داخل کیا گیا ہے اور جب وزیر قانون صاحب کی مرضی نہ ہو تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ آج اس کو مؤخر کر دیں۔ ایسا تو کوئی رول ہی نہیں ہے۔ تحریک استحقاق کو مؤخر نہیں کیا جاسکتا۔

مولانا کوثر نیازی | پوائنٹ آف آرڈر

مولانا کوثر نیازی | میرا پوائنٹ آف آرڈر اسی سے متعلق ہے بہت سمپل سا ہے میں آپ کی وساطت سے مولانا سمیع الحق سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے تحریک استحقاق بارہ بجے کیوں دی؟

(قہقہے)

مولانا سمیع الحق | اس کے بغیر یہ لوگ بات نہیں سمجھتے۔ اگر سوا بارہ ہوتی یا ساڑھے بارہ ہوتی تو پھر ان کی سمجھ میں آتی

جناب ڈپٹی چیئرمین | میں فائل منگواتا ہوں اسے دیکھتے ہیں کہ کیابات ہے اگر چیئرمین صاحب نے کیا ہے تو میرے سامنے وہ نہیں ہے۔ ایڈجرنمنٹ موشن لے لیتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق | اس وقت سیکرٹریٹ کے منتظم بھاگ دوڑ کرتے ہیں اور تلاش کرتے ہیں۔ کسی کو آگے کرتے ہیں کسی کو پیچھے کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | مولانا سمیع الحق اگر اس بات پر ہی آپ آتے ہیں جس تحریک استحقاق کا آپ ذکر کر رہے ہیں آپ کی ۲۲ نمبر ہاؤس میں زیر بحث آچکی ہے۔ ۲۵ نمبر بھی آپ ہی کے نام پر ہے تو آپ کی پریویلیج موشن ایک ہی آسکتی ہے۔

مولانا سمیع الحق | حضرت میری پریویلیج موشن آج نہیں آئی یہ پرسوں جناب منسٹر صاحب موجود نہیں تھے یہ جمعرات کے دن کی تھی ہم نے اس دن پیش کر دی تھی آج تو ہم نے پیش نہیں کی اور وزیر صاحب نے آج جواب دینا تھا۔

مولانا سمیع الحق | ہم نے آج پیش نہیں کی ہم نے تو ۱۷ تاریخ کو پیش کی تھی۔

مولانا سمیع الحق | جناب، آپ اس کو لے لیں۔ وہ تو شریعت بل پر، پرائیویٹ ممبر ڈے کے متعلق ہے۔

مولانا سمیع الحق | ملک صاحب، تحریک استحقاق میرے پاس ہے میں اسے پڑھ کر سنا دوں گا۔

قاضی عبداللطیف | پوائنٹ آف آرڈر، تو کیا کل کے لئے یہ یقین دہانی ہے کہ یہ تحریک آجائے گی۔

مولانا سمیع الحق | کل تو اجلاس نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | جی کل تو اجلاس نہیں ہے مگر جو بھی پوزیشن ہو گی وہ رولز کے مطابق ہی ہو گی۔

مولانا سمیع الحق | اگر آپ کی نظر سے یہ تحریک گزر گئی ہے تو آپ کیا اسے چیمبر میں کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | نہیں، میری نظر سے نہیں گذری۔

مولانا سمیع الحق | اگر آپ نہیں کریں گے تو بڑے صاحب کر لیں گے۔

۱۳ اکتوبر ۸ بج کر تیس منٹ سابقہ بحث
تقریر کا تتمہ

قاضی عبداللطیف | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب والا سینٹ میں قانون سازی کی قواعد کے مطابق سٹینڈنگ کمیٹی سے بل کی واپسی کے بعد اگر اس کو کسی منتخبہ کمیٹی یا کسی خصوصی کمیٹی کے سپرد کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو اس کمیٹی کی تحریک بل کے محرک پیش کریں گے۔ پرائیویٹ شریعت بل کو خصوصی کمیٹی کے سپرد کرتے وقت بل کے محرکین کی حیثیت سے یہاں ہمارے استحقاق کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ لہذا سینٹ میں اس پر غور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | مولانا سمیع الحق صاحب آپ بھی جو فرمانا چاہیں۔

مولانا سمیع الحق | میں اس کی تائید کرتا ہوں میں اس پر بعد میں کچھ عرض کروں گا۔

مولانا سمیع الحق۔ | جناب چیئرمین صاحب، اس دن بھی ہم نے اپنی گذارشات آپ کی خدمت میں پیش کی تھیں کہ کمیٹی کو بھیجنے کا مرحلہ گزر چکا ہے۔ اور تمام تقاضے اس بل کے بارے ہیں جو قواعد وضوابط سے ہمیں مل سکتے تھے وہ پورے ہو چکے ہیں۔ اب اس مرحلے پر ایک تو کمیٹی کے سپرد کرنا نیک نیتی کی علامت نہیں ہے کیونکہ بل کا پورا تجزیہ وتحلیل سارے ارکان کر چکے ہیں۔ سوائے اس کے کہ اس کو سرد خانے میں ڈالنے کی ایک کوشش ہے اور جس سے صرف ہمارا ہی نہیں بلکہ پوری پارلیمنٹ کا استحقاق مجروح ہوتا ہے اور مسئلہ بھی ایسا اہم ہے کہ پورے نو کروڑ مسلمانوں کا اس سے تعلق ہے۔ پوری قوم کا استحقاق اس سے مجروح ہو رہا ہے جیسا کہ قاضی صاحب نے فرمایا۔ تو اس وقت قواعد کی کتاب تو میرے سامنے نہیں لیکن ۱۷۴ دفعہ میں اس کی تصریح ہے۔ ۱۷۳ میں تو مجمل چھوڑا گیا ہے کہ وہ کمیٹی کے سپرد کر سکتی ہے لیکن ۱۷۴ میں کہا گیا ہے کہ اس پر وہی قواعد اور قوانین لاگو ہوں گے جو قائمہ کمیٹی اور منتخبہ کمیٹی کے لئے رکھے گئے ہیں۔ تو منتخبہ کمیٹی میں صاف تصریح ہے کہ وہ رکن انچارج ہی ایسی کوئی تجویز پیش کر سکتا ہے۔ ہم نے اس دن بھی آپ سے ادب سے گذارش کی تھی کہ آپ اس نکتے کی وضاحت بھی اپنی رولنگ میں فرمائیں۔ لیکن آپ نے اس کی طرف تعرض نہیں کیا تو بظاہر یہی ہے کہ ہماری ایک بڑی حق تلفی ہوئی ہے۔ جو قواعد وضوابط سے ہمیں ایک حق مل رہا تھا اس کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ ۱۷۴ میں اگر آپ دیکھیں تو انہی قواعد کی طرف نشاندہی کی گئی ہے جس کے ماتحت رکن انچارج ہی یہ کام، یہ تجویز پیش کر سکتا ہے۔

مولانا سمیع الحق | میں جناب وسیم سجاد صاحب سے گذارش کروں گا کہ ۱۷۴ جو ہے وہ اردو میں ایوان کو سنا دیں۔ ۱۷۴ کی پوری عبارت اردو میں سنا دیں پھر فیصلہ ایوان پر چھوڑتے ہیں۔

جناب وسیم سجاد | جناب میں نے اپنا نکتہ نظر بیان کر دیا ہے۔ یہ اگر انگریزی میں سنا دیں تو میں اردو میں سنا دوں گا۔

حاجی محمد سیف اللہ خان | کہ اس میں کسی قسم کے طریقے میں نقص واقع ہو گیا ہے وہ فرمائیں۔ تو آئین اقبال صاحب کے پاس ہے۔ میں پڑھ کر بھی سنا دوں تاکہ ریکارڈ پر آجائے۔

مولانا سمیع الحق | ۱۷۴ پڑھ کر سنائیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان | وہ بھی پڑھ کر سنا دیا ہے میں نے تو اس کا مکمل مطلب ۱۷۴ کا سمجھا دیا ہے۔

مولانا سمیع الحق | مطلب سمجھایا نہیں پڑھ کر سنایا ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان | وہ بھی سمجھا دیتا ہوں جناب۔

مولانا سمیع الحق | مطلب کی جگہ پر ہاتھ رکھ لئے ہیں وہ سٹینڈنگ کمیٹی کی طرف جا رہے ہیں۔ بات سلیکٹ

کمیٹی کی ہے۔ یہ کمیٹی جو بنی ہے یہ سٹینڈنگ کمیٹی نہیں۔ سلیکٹ کمیٹی ہے۔ اور ۲۷ میں کہا گیا ہے کہ اس پر وہی قواعد ہوں گے جو سلیکٹ کمیٹی کے ہیں مختصر جواب دے دیں لمبی تقریر نہ کریں۔

مولانا سمیع الحق | وہ پڑھ کر سنا دیں اور پھر ایوان پر چھوڑ دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین | وہ میرے پاس ہے۔

مولانا سمیع الحق | وہ سنا دیں۔

اس سلسلہ میں مولانا سمیع الحق اور بعض مرکزی وزراء کا ایک دلچسپ مباحثہ ۲۷ ستمبر کو سات بجکر دس منٹ پر سینٹ میں ہوا۔ اس کی رپورٹ بھی سیکرٹریٹ سے موصول ہوگئی گو کہ ناقص ہے تاہم بطور ریکارڈ کی حفاظت کے شامل اشاعت ہے

مولانا سمیع الحق | جناب چیئرمین صاحب! آپ خود اس ایوان کے سارے حالات کو دیکھتے ہیں اور آپ اس کے محافظ ہیں کہ کوئی بل سامنے آئے تو اس کے ساتھ کس قسم کا سلوک آخر کب تک ہوتا رہے گا۔ تو اس اہم منصب پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بٹھایا ہے ہم انصاف آپ پر چھوڑتے ہیں۔ آپ سارے کھیل کو دیکھ رہے ہیں جو دو سال سے جاری ہے آج اچانک ہمارے سامنے ایک ایسی صورت حال لائی گئی ہے جس کا میرے خیال میں پارلیمنٹ کے ارکان سے یا کمیٹی سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ وہ یہ کہ ترامیم تمام اراکین اپنی اپنی مرضی کے مطابق کسی بل کے بارے میں داخل کرتے ہیں سیکرٹریٹ میں۔ اب یہ کام سیکرٹریٹ کا ہوتا ہے کہ وہ تمام دفعات سے متعلق جو جو ترامیم ہیں اس دفعہ کے مطابق مرتب کردیں۔

مولانا سمیع الحق | اور ایوان کے سامنے پیش کر دیں۔ پارلیمنٹوں میں ہمیشہ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ اگر کسی دفعہ میں دسیوں ترامیم آئی ہیں خواہ اس کے حق میں ہوں یا اس کی مخالفت میں ہوں۔ سینٹ یا قومی اسمبلی خود اس کو مرتب کر کے سامنے رکھ دیتی ہے۔ اب اس کمیٹی کا مقصد سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے کہ اس بل کو ہمیشہ کے لئے سرد خانے میں ڈالا جائے جہاں تک اس پر اظہار خیال کا تعلق ہے پہلے اس کے لئے سٹینڈنگ کمیٹی بنی۔ پھر اس کے لئے منتخبہ کمیٹی بنی اور اس منتخبہ کمیٹی میں ہر مکتب فکر اور تمام خیالات رکھنے والے حضرات کو اقبال احمد خان صاحب کی صدارت میں ان کو شامل کیا گیا تھا اس کمیٹی نے بھی اس کے بارے میں اپنی رپورٹ دے دی۔ پھر صدر مملکت نے کہا کہ نظریاتی کونسل اس پر رائے دے اور نظریاتی کونسل نے بھی اپنی ترامیم بھیجیں اس کے بعد وزراء حضرات سے ہماری گفتگو عرصہ تک چلتی رہی اور چار دن تک کابینہ کے اہم ترین وزراء ہمارے ساتھ بیٹھے رہے ہم نے اپنا نقطہ نظر پیش کیا انہوں نے ہمارا سنا۔ پھر اس کے بعد وزیر مذہبی امور اور خوش قسمتی سے یا بدقسمتی سے تیزی سے بدل جاتے ہیں۔ ہمارے وزیر قانون بھی نئے فضائی کو آزماتے ہیں کہ شاید وہ تیز ہوا اور اب حاجی سیف اللہ صاحب کے ہاتھ میں

دے دیا۔ اس قصاب کے ہاتھوں شاید یہ بل جلدی ختم ہوتا ہے۔ اس پر تین وزراء آئے گئے بدل گئے اور ان سے ہمارے دو دو دن مذاکرات رہے ہم نے کبھی انکار نہیں کیا اور کھلے دل سے ہم نے کہا کہ آپ خود کوئی تجاویز ہمارے سامنے رکھیں۔ اب وہی مسئلہ ہوگا جو کمیٹیوں کا انجام ہوتا ہے۔ ایک مغلیہ بادشاہ کے ہاتھوں شاید ایک دھوبی قتل ہوا شاہجہان تھا یا جہانگیر تھا۔ وہ سخت پریشان تھا۔ اس کی بیوی دھوبن نے دعویٰ دائر کیا کہ میرا شوہر شکار میں مارا گیا ہے۔ اب اس کا کیا کیا جائے گا۔ تو حاجی سیف اللہ صاحب، میاں اقبال احمد صاحب اور وسیم سجاد صاحب ایسے وزراء کرام نے بادشاہ سلامت کو مشورہ دیا کہ کوئی فکر کی بات نہیں ہے آپ اطمینان سے بیٹھے رہیں۔ نہ فیصلہ ہوگا نہ قصاص لیا جائے گا۔ اس نے کہا کیسے؟ اس نے کہا کہ ابھی ایک کمیٹی بنا دیتے ہیں۔ اس نے کہا کہ اس کمیٹی نے اگر دھوبن کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ تو اس نے کہا کہ اس کے اوپر پھر اور کمیشن بنا دیں گے۔ اور پھر اس کے اوپر ایک تیسرا کمیشن بٹھا دیں گے۔ اور اس وقت تک دھوبن بے چاری مر جائے گی۔ قصہ ہی ختم ہو جائے گا۔ ایسی نوبت ہی نہیں آئے۔ کمیشنوں پر کمیشن بٹھاتے جائیں گے۔ تو حضرت یہ سلسلہ بہت افسوسناک ہے اس میں ہمیں بالکل فریق نہ بنائیں۔ آپ کے ہاتھ میں اقتدار ہے۔ آپ اکثریت میں ہیں آپ جو بھی چاہیں کر سکتے ہیں۔ وقت اور حالات، قوم اور تاریخ آپ کو دیکھ رہی ہے اور آپ کا یہ کردار تاریخ میں ہمیشہ کے لئے محفوظ رہے گا۔ کمیٹی کا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ترامیم ہر ممبر نے داخل کی ہیں۔ سینٹ کے ممبران بیٹھ جائیں اور ہر دفعہ کے بارے میں جو ترامیم ہیں وہ سامنے آجائیں اس کے بارے میں اچھا برا فیصلہ کرنا ایوان کا کام ہے ان کی اکثریت ہے وہ ہماری ترامیم مسترد کر دے گی اور ان کی ترامیم پاس کر لے گی۔ بل کسی انجام تک تو پہنچ جائے گا۔ آپ نے پچھلی دفعہ جیسے خود فرمایا تھا کہ اس کو اتنا نہیں لٹکایا جاسکتا۔ تو اس میں بھی آپ اس طرح رول ادا کریں اور ان سے کہیں کہ یہ تجویز واپس لے لیں تو قوم و ملک سب پر احسان ہوگا۔ اور ان کے ساتھ بات چیت میں ہم بھی کچھ پیش رفت کر سکیں گے اور کسی نتیجے پر پہنچ سکیں گے اور اگر اتنی بڑی کمیٹی بیٹھ گئی تو کیا ضمانت ہے کہ وہ کمیٹی کب فیصلہ کرے گی اور کب تک رپورٹ دے گی۔ وہ ٹائم پر ٹائم لیتی جائے گی اور بڑھاتی جائے گی اور ۱۹۹۰ء تک یہ معاملہ اسی طرح لٹکا رہے گا۔

مولانا سمیع الحق کی اس تقریر پر وزیر مذہبی امور حاجی سیف اللہ برہم ہوئے اور تقریر کی

مولانا سمیع الحق | پوائنٹ آف آرڈر

مسٹر چیئرمین | یہاں پوائنٹ آف آرڈر کی کوئی گنجائش نہیں۔

مولانا سمیع الحق | یہ اس تجویز کے دلائل پیش کر رہے ہیں پورے شریعت بل پر بحث ہو رہی ہے آپ ان کو یہ کہیں کہ اس تجویز کے دلائل پر بات کریں۔

مولانا سمیع الحق | پوائنٹ آف آرڈر

حاجی محمد سیف اللہ خان | یہ کوئی بات ہے موشن کچھ ہے اور شک کریں نیت پر اس کی اس ایوان میں اجازت نہیں دی جاسکتی۔

مولانا سمیع الحق | پوائنٹ آف آرڈر

حاجی محمد سیف اللہ خان | میں بھی مسلمان ہوں اور میں حدیث VOTE کر کے کہہ سکتا ہوں۔ میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ....

مولانا سمیع الحق | پوائنٹ آف آرڈر۔ پوائنٹ آف آرڈر

(مداخلت)

مولانا سمیع الحق | میں جناب پوائنٹ آف آرڈر پہ ہوں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان | یہ شرعی آپ دیکھ لیں۔ شریعت کے دعویداروں کا عمل آپ دیکھ لیں۔

قاضی عبداللطیف | اس کا معنی یہ نہیں کہ ....

حاجی محمد سیف اللہ خان | انہوں نے ہماری نیت پر حملے کئے اور ہم چپ کر کے بیٹھے رہیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان | جب جواب دینے کی باری آئی تو پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے شروع کر دئے ہیں۔

مولانا سمیع الحق | ہم نے نیت پر شک نہیں کیا، بلکہ نیت پر یقین کیا ہے۔ یقین کیا ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان | کوئی حد ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین | NO CROSS-TALK PLEASE

مولانا سمیع الحق | ہم آپ کے کردار پر یقین کرتے ہیں کہ وہ غیر اسلامی ہے۔ شک کرتے تو حدیث پڑھتے ہمیں شک نہیں ہے بلکہ یقین ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین | NO CROSS-TALK PLEASE

مولانا سمیع الحق ہمیں شریعت پر شک نہیں ہے۔ ہم ان کی نیت پر بھی شک نہیں کرتے بلکہ ہم تو یقین کرتے ہیں کہ یہ غیر اسلامی حرکتیں ہیں۔ چھرا اس کے ہاتھ میں ہے۔ قصائی شریعت بل کو ذبح کر رہا ہے ہمیں یقین ہے۔ اس پر حدیث کا اطلاق نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین | میرے خیال میں یہ پارلیمانی الفاظ نہیں ہیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ملاحظہ فرمائیں آپ، اب بھی آپ کہتے ہیں کہ اس کی وضاحت نہ کریں۔

(بقایا صفحہ ۱۲ پر)

Hamdard
PEELU TO
فارمولا پیلو کے ساتھ
ہمدرد
پیلو کی بازیافت
مسواک سے
ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تک
پیلو کے مؤثر اور مجرّب اجزاء پر مشتمل ایک مکمل طبّی ٹوتھ پیسٹ پیش کر کے ہمدرد نے
حفظِ دندان کی دنیا میں بھی اوّلیت حاصل کر لی ہے۔
پیلو صدیوں سے دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی مضبوطی کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔
ہمدرد کی تحقیقِ جدید نے پیلو کے ان افادی اجزاء اور دوسری مجرّب جڑی بوٹیوں سے ایک جامع
فارمولے کے مطابق ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تیار کیا جو پوری طرح دانتوں اور مسوڑھوں
کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
Hamdard
ہمدرد
پیلو ٹوتھ پیسٹ
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
پیلو کے اوصاف
مسوڑھے مضبوط، دانت صاف
ہمدرد
پیلو ٹوتھ پیسٹ
آوازِ اخلاق
پاکستان سے محبت کرو۔ پاکستان کی تعمیر کرو
Adarts-HTP-3/85